موبائل فون.... احتیاط لازم

ڈاکٹر قمر احسان کملپوری

نظامِ کائنات اُس وقت بھی احسن طریقے سے چل رہا تھا' جب رابطے کا اتنا جدید دور نہ تھا۔ ایک وقت تھا جب رابطے کے لیے انسان خود دوسرے انسان کے پاس جاتا تھا۔ بعد کے ادوار میں جیسے جیسے انسان نے ترقی کی' اُسی طرح رابطے کا نظام بھی ترقی کرتا چلا گیا اور ایک دور ایسا بھی آیا جب خط وکتابت کا چلن عام ہوا۔ اس کے لیے محکمے بنائے گئے۔ خط نویسی کے اصول طے کیے گئے۔ باقاعدہ تسلیمات واحترامات کے ساتھ اپنا پیغام لکھا جاتا تھا۔ بسم اللہ اور السلام علیکم سے خط شروع ہوتا اور والسلام پر ختم کیا جاتا۔ یعنی شروع اور آخر پر ایک دوسرے پر اللہ کی سلامتی بھیجی جاتی۔ وہ دور بھی ہوا ہُوا۔

آج کے جدید دور میں پیغام رسانی کا نظام بھی جدید ترین ہے۔ یہاں یہ نظام بہت سی سہولتیں لے کر آیا' وہاں کچھ قباحتیں بھی پیدا ہوئیں۔ اخلاقیات بھی متاثر ہوئیں۔ پاکستان جیسے ترقی پذیر ملک میں بھی موبائل فونز کا کاروبار خوب پھل پھول رہا ہے۔ ہر فرد کی خواہش ہے کہ میرے پاس موبائل فون ہو۔ اگر ایک گھر میں دس افراد ہیں' تو موبائل فون ہر فرد کے پاس موجود ہے۔ پہلے صرف مقابلہ موبائل فون کا ہی تھا کہ میرے پاس بھی موبائل فون ہونا چاہیے' لیکن اب موبائل فون کی کوالٹی پر مقابلہ ہے۔ یعنی فلاں کمپنی کا یا فلاں کمپنی کا۔ کیمرہ والا یا بغیر کیمرہ کے۔ اپنی حیثیت کو بڑھا چڑھا کر پیش کرنے میں موبائل فون کا سہارا لیا جاتا ہے۔ اخلاق' کردار کی جگہ موبائل فون' روپے پیسے نے لے لی ہے۔ یعنی انسان کی تمام اخلاقیات ہی بدل گئی ہیں۔ اس بڑھتی ہوئی مقابلہ بازی میں موبائل فون کمپنیاں بھی خوب فراڈ کر رہی ہیں۔ جس طرح پاکستان کے تمام محکمے شُتر بے مہار ہیں' اسی طرح یہ محکمہ بھی شُتر بے مہار ہے۔ کوئی پوچھنے والا نہیں۔ یہ تمام اپنی من مرضی کر رہی ہیں۔

موبائل فون جہاں انسان کو انسان کے قریب کر رہا ہے' وہاں یہ چھوٹی سی چیز انسان کو انسان سے جسمانی طور پر دور کر رہی ہے اور انسان جو پہلے ہی انسانی اخلاقیات کا کچھ زیادہ پابند نہ تھا' موبائل فون نے یکسر اسے آزاد کر دیا ہے۔ انسان کی کوئی اخلاقیات باقی نہیں رہی۔ موبائل فون سے کچھ ایسی

قباحتیں پیدا ہوئی جن کو ہر آدمی معمولی سمجھ کر نظر انداز کر رہا ہے اور بار بار دہرا بھی رہا ہے۔

۱۔ جب بھی کسی کو فون کیا جاتا ہے تو سب سے پہلے السلام علیکم کہنے کی بجائے (اللہ کی سلامتی بھیجنے) تم کہاں ہو پوچھا جاتا ہے۔ جو سراسر غلط ہے اور مسلمان ہونے کے ناطے دوسرے پر سلامتی بھیجنا فرض ہے۔

۲۔ موبائل فون کا ایک اور غلط استعمال جھوٹ بول کر کیا جاتا ہے۔ ''سچ بولو چاہے تمھاری جان ہی کیوں نہ چلی جائے۔'' لیکن ہم ہیں کہ سچ کے قریب بھی نہیں جاتے۔ جب فون پر پوچھا جاتا ہے کہ تم کہاں ہو تو وہ غلط بیانی کا سہارا لیتے ہوئے کسی اور جگہ کا بتائے گا' چاہے بعد میں شرمندہ کیوں نہ ہونا پڑے۔ (لیکن ہم بحیثیت قوم شرمندہ ہوتے ہی نہیں جس کی مثال ہمارے صدر پاکستان جو ساری قوم سے جھوٹ بول کر بھی شرمندہ نہیں ہوئے۔)

کچھ نمازی حضرات جو موبائل فون اپنے پاس رکھتے ہیں' اکثر اوقات موبائل فون کو بند کرنا بھول جاتے ہیں۔ حالانکہ مسجد میں داخل ہوتے ہی سامنے لکھا ہوتا ہے کہ مسجد میں داخل ہونے پر اپنے اپنے موبائل فون بند کر لیں' لیکن اس کے باوجود بھی بھول جاتے ہیں اور دوران نماز جب موبائل فون پر کسی گانے کی دھن بجنے لگتی ہے تو بڑی خجالت میں فون بند کرنے کی سوجھتی ہے اور نماز کا خیال ہی نہیں رہتا۔

مثال کے طور پر اخباری خبر کے مطابق جدہ میں نماز تراویح کے دوران فون پر پاپ میوزک کی دھنیں سنائی دینے پر امام مسجد نے نماز کو روک دیا اور نمازیوں کو خبردار کیا کہ آئندہ نماز کے دوران موبائل فون کی گھنٹی بند نہ کرنے والے نمازی کو مسجد سے نکال باہر کیا جائے گا۔ (روزنامہ نوائے وقت لاہور)

بڑوں کی دیکھا دیکھی موبائل فون کا رجحان بچوں میں بھی بڑھ رہا ہے۔ بچہ ضد کرتا ہے تو موبائل فون کی اور والدین ضد کے آگے ہتھیار ڈال دیتے ہیں اور موبائل فون خرید کر دے دیا جاتا ہے۔ حالانکہ والدین کو یہ یاد رکھنا چاہیے کہ ایک تو موبائل فون بچوں کی صحت کے لیے بہتر نہیں' دوسرا بچے موبائل فون پر گیمز کھیل کر وقت ضائع کرتے ہیں اور پڑھائی کی دلچسپی کم ہو جاتی ہے۔ حال ہی میں آسٹریلوی ڈاکٹر کی ایسوسی ایشن کی طرف سے کی گئی تحقیق کے نتیجہ میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ بچے موبائل فون کی لہروں سے بہت متاثر ہوتے ہیں اور اس کا حل یہ ہے کہ فون لگاتار استعمال نہ کیے جائیں اور بالخصوص گاڑیوں میں سفر کے دوران استعمال بالکل نہ کیا جائے۔ آسٹریلیا کی وزارت صحت نے بھی موبائل فون پر مختلف گیمز کھیلنے کو صحت کے لیے نقصان دہ قرار دیا ہے۔

باقی صفحہ 34 پر